

آکھیتا غزل

جناب آلم منلفہ رنگری

ساقی ہے میکدہ ہے شراب کہن نہیں
نیرنگی مجاز کا یہ بھی ہے اک فریب
کانٹوں کی سادگی میں بھی لاکھوں بناؤ ہیں
جلووں سے بزم طور کے کیا واسطہ ہمیں
جھکتی ہے اس لئے در دل پر جبین شوق
مایدیونوں کی ظلمتیں چھائی ہیں ہر طرف
دیر و حرم ہوں دشت و چمن ہوں کہ بزمِ دوست
کرتا ہے خیر مقدم فصل بہار کون؟
اک موجِ شعلہ پر یہ پتنگوں کا اضطراب
گرم سفر رہوں نہ کیوں میں راہِ عشق میں
در پردہ دیکھتا ہوں مگر دیکھتا تو ہوں
ہیں اشکِ غوں سے تیلیاں رشکِ بہار گل
پہناں حقیقتیں ہیں پس پردہ مجاز
باقی نہیں کہیں اثرِ دعوتِ خلیس

اب کیا پتیں کہ جلوہ تو بہ شکن نہیں
پر داز رنگِ درو ہے بہار چمن نہیں
کچھ گل ہی صحنِ باغ میں گل پرہن نہیں
کیا دل کا داغ شیخِ سہرا چمن نہیں
دل بھی ہے کعبہ بُستکہ برہمن نہیں
غربت کی شام ہے مری صبحِ وطن نہیں
دل کو سکوں کہیں تر چرخ کہن نہیں
کوئی چمن میں واقعہ رسم کہن نہیں
رقصِ خودیِ عشق ہے دیوانہ پن نہیں
منزل نہیں کہیں، میرا کوئی وطن نہیں
جس لوہ ہے کونسا جو ترا پرہن نہیں
کہتا ہے کون میرے قفس میں چمن نہیں
بُت آشنا ابھی نگہ برہمن نہیں
بت گرتو ہر طرف ہیں کوئی بُت شکن نہیں

ناکامی و فاسے نہ مایوس ہو آلم
ہے مژدہ بہار شکست چمن نہیں